سورة المائدة

تعارف

آیات ۱-۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۬ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا
مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ مَا
یُرِیۡدُ ۝۱ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَ لَا الشَّہۡرَ الۡحَرَامَ وَ
لَا الۡہَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ
رَّبِّہِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ
قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَ تَعَاوَنُوۡا
عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَ الۡعُدۡوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا
اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۝۲

حدیث

عَنْ مُجَاهِدِ بنِ جَبْرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عَلِّمُوا رِجَالَكُمْ سُورَةَ الْمَائِدَةِ وَعَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ النُّورِ

شعب الإيمان للبيهقي (٢٢١٠) – حديث مرسل

حضرت مجاہد بن جبر نے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

" اپنے مردوں کو سورۃ المائدہ اور عورتوں کو سورہ نور سکھاؤ "

☜ حدیثِ مرسل کون سی حدیث ہوتی ہے ؟

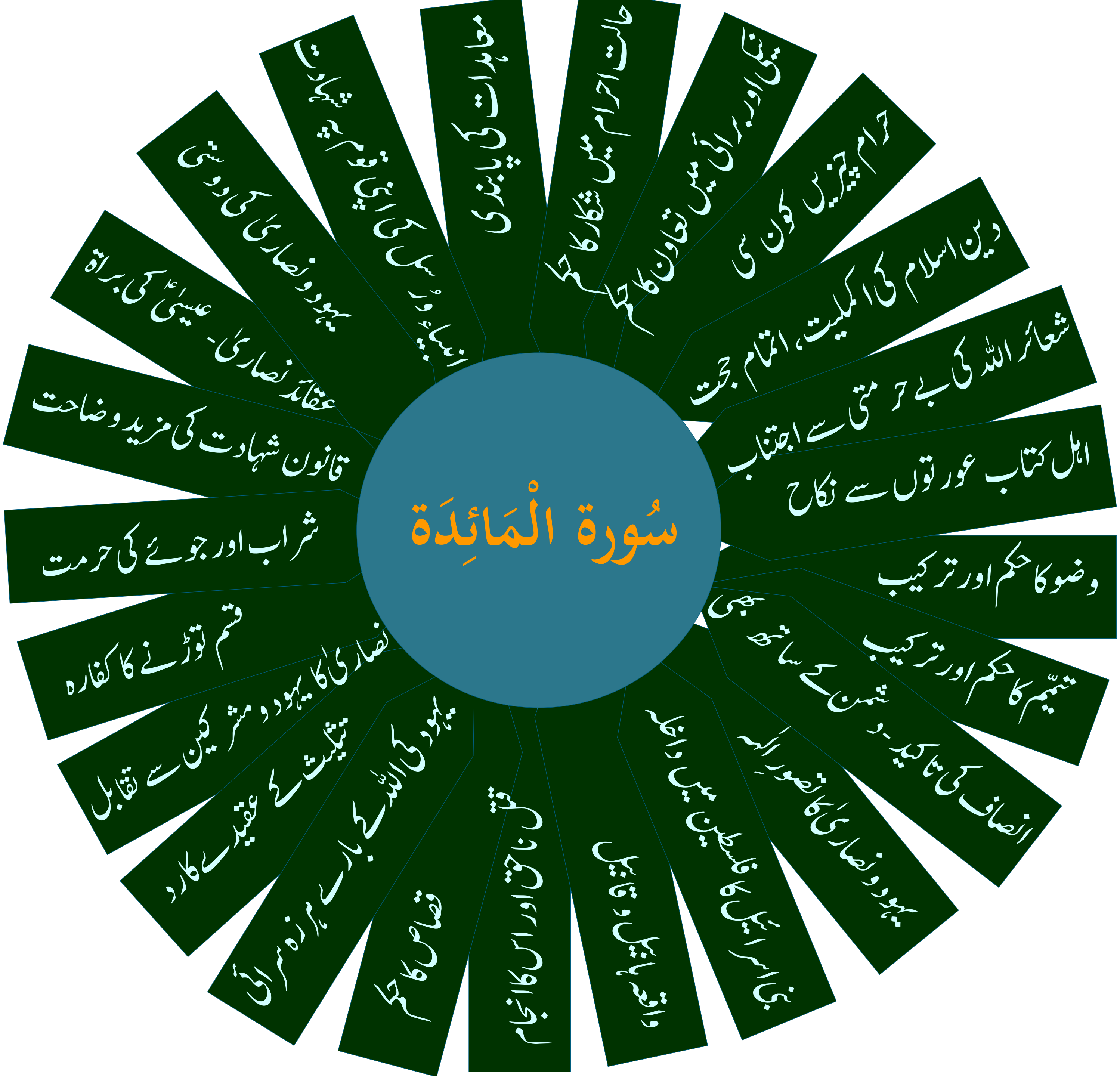
سُورة الْمَائِدَة
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصورِ الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براءۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاء و رسل کی اپنی قوم سے پیمان

سُورة الْمَائِدَة

- سورۃ کا نام آیت ۱۱۲ (هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ) سے اخذ کیا گیا ہے
- عربی زبان میں "مائدۃ" کے معنی دستر خوان (Dining Table) یا خوان نعمت۔ یہ سورت کا عنوان نہیں بلکہ دوسری سورتوں کی طرح ایک علامتی نام ہے
- اس سورت سے قرآن کی دوسری منزل کا آغاز ہوتا ہے
- مصحف کی ترتیب کے لحاظ یہ پانچویں سورت - (نزول کے اعتبار سے ۱۱۲ویں)
- زمانۂ نزول - یہ سورت صلح حدیبیہ کے بعد سن ۶ ہجری کے اواخر یا سن ۷ ہجری کے اوائل میں نازل ہوئی ہے۔
- عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۃ مائدہ ہے۔ (ترمذی، کتاب تفسیر القرآن)

سُورة الْمَائِدَة

- مضامین کے اعتبار سے سورۃ المائدۃ کا جوڑا سورۃ النساء کے ساتھ بنتا ہے۔
- شروع کی طوال سورتوں (البقرۃ، آل ، عمران، النساء اور المائدۃ) کے بنیادی موضوعات دو ہیں ۱۔ اہل کتاب پر اتمام حجت ۲۔ احکام شریعت اسلامی
- شریعت اسلامی کا جو ابتدائی خاکہ سورۃ البقرۃ میں ملتا ہے اور پھر سورۃ آل عمران اور سورۃ النساء میں اس کے خدوخال مزید واضح ہوئے ہیں، یہاں سورۃ المائدۃ میں آ کر یہ تکمیلی رنگ اختیار کرتا نظر آتا ہے۔
- یہی وجہ ہے کہ معاشرے کی بلند ترین (حکومتی) سطح کے احکام بھی ہمیں اس سورۃ میں ملتے ہیں۔ اسی طرح اہل کتاب سے جس خطاب کی ابتدا سورۃ البقرۃ میں ہوئی تھی، یہاں آ کر وہ بھی فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکا ہے

سُورۃ الْمَائِدَۃ

- یہ سورۃ اس وقت نازل ہوئی، جب آپ ﷺ ایک اسلامی حکومت کی تاسیس، ایک امت کی تربیت، ایک معاشرے کا قیام اور ایک دستور حیات پیش کر چکے تھے
- اس نوخیز حکومت اور جدید معاشرے کے لیے اس سورۃ میں ضروری ہدایات اور آئینی نظام دیا گیا ہے اور داخلی نظام دینے کے ساتھ ساتھ بیرونی خطرات سے بھی آگاہ کیا ہے
- مسلمانوں کو یہ بات پوری شدت سے بتادی گئ اسلام کا اپنا ایک ضابطۂ حیات ہے اور ایک مستقل تہذیب اس کی پہچان ہے۔ عقائد و نظریات، عبادات و معاملات، معاشرت و تمدن وغیرہ ہر چیز دوسری قوموں سے جدا اور ممتاز ہے
- زندگی کے ہر شعبہ میں واضح احکام و ہدایات کے بعد ان عقائد و اعمال میں کسی دوسرے مذہب کی رسوم کو اپنانے کی اجازت ہرگز نہیں

سُورۃ الْمَائِدَۃ

مضامین

1. مسلمانوں کو ہر شعبہ زندگی کے لئے ہدایات، سفر حج کے آداب، شعائر اسلامی اور زائرین کعبہ کے احترام کے ساتھ ساتھ خورد و نوش کے سلسلہ میں حلال و حرام کی تمیز، دور جاہلیت کے من گھڑت رسوم و رواج کے خاتمے کے لئے ہدایات
2. معاشرتی زندگی میں کتابیہ عورتوں سے نکاح کی اجازت، جوا، شراب، چوری کی سزا، قسم کے کفارہ اور (پہلے سے موجود) قانون شہادت میں ایک شق کا اضافہ
3. عبادات کے ذیل میں وضو، تیمّم، غسل اور نشے کی حالت میں نماز کے احکام
4. سابقہ امتوں کے احوال خصوصاً اقتدار کے نشہ کے باعث گمراہی کے تباہ کن نتائج اور اثرات کا ذکر کرکے مسلمانوں کو تنبیہہ کہ عدل پر قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کا جو عہد و پیمان انہوں نے کیا ہے، اسی پر قائم رہیں
5. یہود و نصاریٰ کو دعوت کہ وہ نبی عربی پر ایمان لائیں، بت پرست اور مجوس کو بھی

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۵ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

اَوْفُوْا - پورا کرو (و ف ي) أَوْفَى يُوْفِي ، إيفاءً وعدہ یا معاہدہ پورا کرنا (IV)

بِالْعُقُوْدِ - عہد و پیمان کو عُقُوْد جمع ہے عَقد کی - قول و قرار، عہد و پیمان

اُحِلَّتْ لَكُمْ - حلال کیا گیا تمہارے لیے (ح ل ل)

أَحَلَّ يُحِلُّ ، إحْلَالاً حلال کرنا، جائز کرنا (IV)

بَهِيْمَةُ - بے زبان وہ جانور جس میں نطق نہ ہو (درندے اور پرندے شامل نہیں)

الْاَنْعَامِ - مویشیوں کو (اونٹ ، بھیڑ، بکری، گائے ، بھینس)

اِلَّا مَا - سوائے اس کے جو

يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ①

يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ - پڑھ کر سنایا جائے گا تمہیں

غَيۡرَ مُحِلِّى - حلال قرار دینے والے نہ بنو مُحِلّ (فاعل) - حلال کرنے والا

مُحِلّ کی جمع مُحِلِّين - جس میں ن اضافت کی وجہ سے گر گئ اور مُحِلِّى رہ گیا

الصَّيۡدِ - شکار کو (ص ي د) صَادَ يَصِيۡدُ ، صَيۡدًا شکار کرنا

وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ - اس حال میں کہ تم احرام میں ہو حُرُمٌ حرام کی جمع ہے

احرام باندھنے والے یا حرم کے اندر داخل ہونے والے

اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ - بیشک اللہ حکم دیتا ہے

مَا يُرِيۡدُ - جو وہ ارادہ کرتا ہے

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ عہد، وعدہ، قرار کے لیے الفاظ

1. وَعْد ۔ وعدہ کرنا، جب کسی کو کوئی امید دلائی جائے، اگر یہ برے انجام سے متعلق ہو تو وعید کہلاتا ہے، یہ عموماً یکطرفہ ہوتا ہے

2. عَہِدَ ۔ کسی چیز کی نگہداشت کرنا، عہد ایسا اقرار جس کی حفاظت کی جائے، اسے پورا کرنے کا خیال رکھا جائے - یہ دو طرفہ بھی ہو سکتا ہے اور مشروط بھی

3. مِیْثاق - (وثاق ۔ وہ رسی جس سے کسی چیز کو باندھا جائے) وہ عہد و پیمان یا اقرار جسے مؤکد کیا گیا ہو یا ضبطِ تحریر میں لا کر فریقین کو پابند کیا گیا ہو

4. عُقُود ۔ عقد کے معنی گرہ لگانا، عُقْدَہ گانٹھ یا گرہ

معاہد کو ایسا مضبوط کرنا جیسے گانٹھ لگا دی گئی ہو ، عقد میثاق سے بھی زیادہ مضبوط ہونے پر دلالت کرتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَـكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا
يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ۝۱

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اقراروں کی پوری پابندی کرو تمہارے لیے مویشی کی قسم کے سب جانور حلال کیے گئے، سوائے اُن کے جو آگے چل کر تم کو بتائے جائیں گے لیکن احرام کی حالت میں شکار کو اپنے لیے حلال نہ کرلو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے

O ye who believe! fulfil (all) obligations. Lawful unto you (for food) are all four-footed animals, with the exceptions named: But animals of the chase are forbidden while ye are in the sacred precincts or in pilgrim garb: for Allah doth command according to His will and plan.

محمد اقبال

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَـكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ

معاہدوں اور قول وقرار کی اہمیت

- خطاب ایمان والوں سے (اسلام کے تکمیلی مرحلے میں)
- امر کے صیغے میں حکم کہ اپنے معاہدے اور قول وقرار پورے کرو
- اس کی اتنی اہمیت کیوں ؟
- ہماری پوری کی پوری سماجی و معاشرتی زندگی معاہدوں پر ہی قائم ہے
- معاہدے کا اطلاق

1. انسان کا اللہ تعالیٰ سے عہد - (بندگی اور اطاعت کا عہد، حلال و حرام کی پابندی کا عہد، انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کو سب سے بڑا ماننے کا عہد....)
2. انسان کا اپنے آپ سے عہد - اپنے نفس کے ساتھ عہد، اپنے اوپر کوئی چیز لازم کر لینے کا عہد یا کسی عبادت اور کار خیر کی نذر مان لینا....

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۵ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

معاہدے کا اطلاق

3. انسان کا دوسرے انسانوں سے عہد - باہمی لین دین میں عہد، معاملات میں معاہدے (زبانی یا تحریری)، گروہوں قوموں ملکوں کے درمیان معاہدے اس میں شادی بیاہ، تجارت، کاروبارِ حکومت، حکومتی اداروں میں عہدے اور مناصب، بطور شہری کے ذمہ داریاں، اخلاقی حدود و قیود کی پابندیاں سب شامل

- اسلام دنیا کو رہنمائی میسر کرنے والا دین بننے جارہا تھا یہ بہت اہم تھا کہ اسکے ماننے والوں کو عہد و پیمان کی پابندیوں کا خوگر بنایا جاتا (کہ وہ کبھی حق سے انحراف نہ کریں)
- اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایک بڑی ذمہ داری دینے والا ہے اس نازک ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ تم اللہ سے کیے ہوئے اس عہد و پیمان کی حفاظت کرو جس کو بنی اسرائیل نے بری طرح پامال کیا۔
- حضور کریم ﷺ نے عہد شکنی کو منافقت کی علامت قرار دیا ہے۔

يَآَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۵ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

- وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ج اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد پورا کرنے والا کون ہے۔ عہد کا پورا کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں اس صفت کو جلوہ گر دیکھنا چاہتا ہے
- وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ صلے إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا، اور عہد کو پورا کرو عہد کے بارے میں (اللہ کے یہاں) ضرور بازپُرس ہوگی (۱۷/۳۴)
- وَٱلَّذِينَ هُمْ لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ، اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں (۸/۲۳)
- عن أَنَسِ بْنِ مَالِك قَالَ مَا خَطَبَنَا نَبِيُّ اللَّهِ إِلاَّ قَالَ: لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ، وَلاَ دِينَ لِمَنْ لاَ عَهْدَ لَهُ – امام أحمد والبيهقي
- انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ کہے بغیر کبھی خطاب نہیں کیا کہ جس میں امانت نہیں اسکا کوئی ایمان نہیں اور جس میں عہد نہیں اسکا دین نہیں

أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ

جانوروں کی حلت و حرمت

- اللہ کے اختیار حرمت وحلت کو تسلیم کرو۔ (یہ غیر مشروط اطاعت کی علامت ہے)
- اصول۔ اشیاء کی حرمت وحلت کے لیے اللہ کی اجازت و عدم اجازت کے سوا کسی اور بنیاد کی قطعاً ضرورت نہیں
- جب تم نے حج و عمرہ کے لئے احرام باندھ لیا ہو تو پھر تمہارے لئے خشکی کا شکار ممنوع
- مسلمانوں کو بتایا گیا کہ ان جانوروں کے علاوہ جن کا ذکر آگے آرہا ہے دوسرے مویشی تمہارے لئے حلال ہیں۔
- مشرکین عرب نے اپنے باطل عقائد اور فاسد خیالات کی وجہ سے کئی مویشی اپنے اوپر حرام کر رکھے تھے مثلاً بحیرہ وغیرہ۔ اور کئی مویشی بطور سزا بنی اسرائیل پر حرام کر دیئے گئے تھے

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْىَ وَلَا الْقَلَآئِدَ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

لَا تُحِلُّوْا - نہ تم حلال کرو

شَعَآئِرَ اللهِ - اللہ کی علامتوں کو

شَعَائِر۔ شَعِيْرَة کی جمع ہے - معنی نشانی

شَعَائِر اللہ میں کعبہ، عرفہ، مزدلفہ، جمار ثلاثہ، صفا و مروہ، رمضان، حرم کے مہینے، عیدین، جمعہ ایام تشریق، اذان واقامت، نماز باجماعت، نماز جمعہ و نماز عیدین شامل ہیں-شاہ عبدالعزیز دہلویؒ

وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ - اور نہ محترم مہینے کو

وَلَا الْهَدْىَ -اور نہ ہی قربانی کے جانور کو وہ جانور جو قربانی کے لیے حرم لے جایا جائے

وَلَا الْقَلَآئِدَ - اور نہ ہی پٹے (والوں) کو

قَلَدَ رسی وغیرہ کو بل دینا

قَلَآئِدَ ، قلادة کی جمع - وہ رسی، زنجیر یا پٹہ جو جانور کے گلے میں ڈالا جائے

وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا

وَلَآ آٰمِّيْنَ - اور نہ ہی ارادہ کرنے والوں کو (أ م م)

أَمَّ يَؤُمّ ، أمًّا قصد کرنا، رخ کرنا آمِّيْنَ قصد کرنے والے (اسم فاعل جمع)

الْبَيْتَ الْحَرَامَ -اس محترم گھر کا

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا - جو تلاش کرتے ہیں فضل کو

مِّنْ رَّبِّهِمْ - اپنے رب (کی طرف) سے

وَ رِضْوَانًا - اور (اس کی) رضا کو

وَاِذَا حَلَلْتُمْ - اور جب تم لوگ حلال ہو جاؤ (یعنی احرام کھول دو)

فَاصْطَادُوْا- تو شکار کرو اِصْطَادَ يَصْطَادُ شکار کرنا (VIII)

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ - اور ہر گز نہ آمادہ کرے تم کو (ج ر م)

لا محالہ - استعاراتی استعمال لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وہ آگ میں ڈالے جائیں گے

شَنَاٰنُ قَوْمٍ - کسی قوم کی عداوت (ش ن أ) شَنَأَ يَشْنَأُ بغض رکھنا، نفرت کرنا

شَنَأَ - دشمنی کا تیسرا درجہ عَدُوّ - بَغْضَا (بُغْض) - شَنَأَ

اَنْ صَدُّوْكُمْ - (کیوں) کہ انھوں نے روکا تم کو

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - مسجد حرام سے

اَنْ تَعْتَدُوْا - کہ تم زیادتی کرو

یہ اسلام ہی کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ دشمنوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور ان کے ظلم کا جواب ظلم سے نہیں بلکہ انصاف سے دینا سکھاتا ہے

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

وَ تَعَاوَنُوْا - اور تم آپس میں تعاون کرو

عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى - نیکی میں اور تقوی میں

وَلَا تَعَاوَنُوْا - اور نہ آپس میں تعاون کرو

عَلَى الْاِثْمِ - گناہ میں

وَ الْعُدْوَانِ - اور زیادتی میں

وَ اتَّقُوا اللّٰہَ - اور تقوی کر اللہ کا

اِنَّ اللّٰہَ - یقیناً اللہ تعالیٰ

شَدِیْدُ الْعِقَابِ - سزا دینے کا سخت ہے

اصل میں تتعاونوا تھا
ایک ت کو گرادیا گیا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ
الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ
الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا
حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ
صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۖ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ
الْعُدْوَانِ ۖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ٢

محمد اقبال

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، خدا پرستی کی نشانیوں کو بے حرمت نہ کرو نہ حرام مہینوں میں سے کسی کو حلال کر لو، نہ قربانی کے جانوروں پر دست درازی کرو، نہ اُن جانوروں پر ہاتھ ڈالو جن کے گلوں میں پٹے بندھے ہوں نہ اُن لوگوں کو چھیڑو جو اپنے رب کے فضل اور اس کی خوشنودی کی تلاش میں مکان محترم (کعبہ) کی طرف جا رہے ہوں ہاں جب احرام کی حالت ختم ہو جائے تو شکار تم کر سکتے ہو اور دیکھو، ایک گروہ نے جو تمہارے لیے مسجد حرام کا راستہ بند کر دیا ہے تو اس پر تمہارا غصہ تمہیں اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم بھی ان کے مقابلہ میں ناروا زیادتیاں کرنے لگو ! جو کام جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو اللہ سے ڈرو، اس کی سزا بہت سخت ہے

محمد اقبال

O ye who believe! Violate not the sanctity of the symbols of Allah, nor of the sacred month, nor of the animals brought for sacrifice, nor the garlands that mark out such animals, nor the people resorting to the sacred house, seeking of the bounty and good pleasure of their Lord. But when ye are clear of the sacred precincts and of pilgrim garb, ye may hunt and let not the hatred of some people in (once) shutting you out of the Sacred Mosque lead you to transgression (and hostility on your part). Help ye one another in righteousness and piety, but help ye not one another in sin and rancour: fear Allah: for Allah is strict in punishment.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ

اللہ کے شعائر کا احترام

- شعائر کسی اہم دینی و روحانی حقیقت کے مظہر (symbol) ہوتے ہیں
- ان کی اصل حیثیت تو ان روحانی و معنوی حقائق کی ہے جو ان مظاہر کے اندر مضمر ہیں- کہ ان حقائق ہی کا احساس دلانے کے لیے ان کو بطور نشان اور علامت کے مقرر کیا گیا ہے لیکن یہ مقرر کردہ خدا کے ہیں اس وجہ سے ان کے ظاہر و باطن دونوں کا یکساں احترام مطلوب ہے
- ان شعائر میں سے کچھ کو یہاں گنوایا گیا ہے جیسے قربانی کے جانور وغیرہ ان سے تعرض نہ کیا جائے
- جو حرم کی عبادت و زیارت کے لیے آئیں وہ بھی
- تمھیں حرم سے روکا گیا اسکا غم و غصے میں تم شعائر الٰہی کے معاملے میں حدود الٰہی سے تجاوز نہ کرو

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

- ایک اصولی اور بنیادی مسئلے کے متعلق قرآن کا ایک حکیمانہ فیصلہ۔ جو پورے نظامِ عالم کی روح ہے، اور جس پر انسان کی ہر صلاح و فلاح بلکہ خود اس کی زندگی اور بقا موقوف ہے
- مسلمانوں کو ہدایات۔ آئندہ زندگی گزارنے کے لیے تمہارے رویے کی بنیاد تعاون پہ ہونی چاہیے۔ کہ تعاون انسانی زندگی کی بقا کے لیے ایک لازمی امر ہے
- یہ باہمی تعاون ایک دو دھاری تلوار ہے جو اپنے اوپر بھی چل سکتی ہے، اور نظام عالم کو برباد بھی کر سکتی ہے، اسی لیے اس تعاون کی بنیادیں بھی واضح کر دی گئیں
- تعاون کی بنیادیں۔ نیکی "فعل الخیرات" اچھائیاں اور تقوی "ترک المنکرات"
- تم تعاون کرو نیکیوں کو فروغ دینے اور برائیوں کو ختم کرنے میں
- جس تعاون سے اسلام نے روکا ہے وہ ہے، گناہ اور نافرمانی کرنے کو اور "عدوان" حد سے گزر جانے کو یعنی ظلم کرنے کو۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا

- ایک عالمگیر آفاقی امت وجود میں آ رہی ہے ان کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ جو عظیم مقصد اور نصب العین دیا گیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ وہ اس مشن کو شخصی جذبات، ذاتی رجحانات اور عارضی حالات سے متاثر ہوئے بغیر ادا کریں
- جنہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا ان کی دشمنی میں اب تم ایسا نہ کرو
- یہ اسلام کا کمال تھا کہ اس کی تربیت نے عرب جیسی اجڈ اور جاہل قوم کو ضبط نفس عطا کر کے ان کے اندر وہ بلند اخلاقی اور حسن سلوک پیدا کیا جس کی نظیر ملنا مشکل
- اسلام نے آکر دلوں کو اللہ کے ساتھ جوڑ دیا۔ اخلاق اور اقدار حیات کے لئے اللہ کے پیمانے میدان میں آ گئے
- اسلام نے عربوں اور پوری انسانیت کو حمیت جاہلیہ سے نکالا۔ نعرۂ عصبیت سے منع کیا ذاتی میلانات، شخصی تاثرات، خاندانی اور قبائلی محدود سوچ سے نکالا اور دوستوں اور دشمنوں کے ساتھ معاملہ کرتے وقت صرف انسانیت کو محور بنایا

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

- نہ ظلم کرو اور نہ گناہ کرو۔ اگر اس میں تعاون کیا جائے تو اس کے نقصانات کی وسعت کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ ظلم میں تعاون نہ کرو (حتیٰ کہ علمائے سلف ظالم حکمرانوں کی نوکری کو حرام قرار دیا ہے)۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی مثال
- عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ ، **يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا** – رواه مسلم (والترمذي وابن ماجه)
- حدیثِ قدسی جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا ”اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے، اور تمہارے لیے بھی حرام کر دیا ہے۔ لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو“
- اگر کوئی آدمی ظلم کی تقویت کا باعث بنا یا ظالم کے ساتھ چلا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بلائے گا (ظالم کو بھی اور ان کا ساتھ دینے والوں کو بھی اور جنھوں نے قلم دوات بھی تیار کی انھیں بھی بلائے گا) اور تابوت میں بند کر کے ان سب کو جہنم میں پھینک دے گا۔ (حدیث)